قادیانیوں کے سوالات کے جوابات

قادیانیوں نے حال ہی میں اپنے چینل سے مسلمانوں پر سوالات کرنے شروع کئے ہیں۔ ذیل میں ان کے سوالات نقل کر کے جوابات پیش خدمت کئے جاتے ہیں۔

قادیانی سوال نمبر ا:

جب ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم آنحضور ﷺ کے بعد کسی بھی نبی یا مجدد کی آمد پر ایمان سے انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار پاکستانی مسلمانوں کو کیا قرار دیتا ہے؟

جواب:

قادیانیوں کو چیلنج دیا گیا تھا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ آئینی ترمیم کے نام سے جو آپ نے سوال کیا ہے یہ غلط ہے۔ آئینی ترمیم میں سرے سے اس بات کا تذکرہ تک نہیں۔ چنانچہ وہ آئین کی ترمیم میں ابھی تک یہ الفاظ نہیں دکھا پائے اور نہ دکھا پائیں گے۔ **دیدہ باید!**
اس چیلنج کے بعد پھر قادیانیوں نے اپنا مؤقف بدلا۔ آئینی ترمیم کی بجائے ووٹرلسٹوں یا شناختی کارڈ کے فارم کے حلف نامہ کو لائے۔ لیکن یہ بھی ان کا اپنے عوام کی آنکھوں میں چالاکی و دھوکہ دہی سے مٹی ڈالنے کے مترادف ہے۔ اس لئے کہ قادیانی قیادت جانتی ہے کہ اس حلف نامہ کی اصل غرض یا روح وہ یہ ہے کہ دھوکہ دہی سے کوئی قادیانی جھوٹ بول کر مرزا قادیانی کو مانتے ہوئے خود کو مسلمان نہ لکھ سکے۔ یہ فارم کے حلف نامہ کی روح ہے۔ جس سے مرزا قادیانی کے کفر پر مسلمان فارم پر کنندہ کے دستخط لئے جاتے ہیں۔ وہ کادیانی یا لاہوری نہیں۔ مرزا قادیانی کے کفر پر دستخط کر کے قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل ہونے سے روک ڈالی جاتی ہے۔ تاکہ واضح ہو کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے مسلمان نہیں۔ رہا سیدنا مسیح علیہ السلام کا انتظار یا تشریف لانا اور اس ترمیم سے رکاوٹ اس کا شائبہ تک نہیں۔ معترض پتھروں سے ٹکرا کر بھی یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ محمد عربی ﷺ سے پہلے کے نبی کی آمد اور اس نبی کا تشریف لا کر دین اسلام و دین محمدی کے علم کو بلند کرنا، ختم نبوت کے منافی یہ تب ہوتا کہ جب سیدنا مسیح، حضور علیہ السلام کے بعد نبی بنائے جاتے۔

ا...... آپ ﷺ سے پہلے کے نبی کا حضور علیہ السلام کی امت میں آ کر شامل ہونا۔

۲...... حضور علیہ السلام کے امتی کہلانے والے کسی شخص کا حضور علیہ السلام کے بعد نبی بن جانے کا دعویٰ کرنا۔

اگر قادیانی ان جدا جدا دو باتوں کو نہیں سمجھتے تو پھر ان سے خدا ہی سمجھے۔ مسیح علیہ السلام آپ ﷺ سے پہلے نبی بنائے جا چکے۔ ان کی آمد ثانی ختم نبوت کے منافی نہیں بلکہ صاحب ختم نبوت کے فرامین کی تعمیل ہے۔ ہاں! حضور علیہ السلام کے بعد مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا ختم نبوت سے انکار اور حضور علیہ السلام کے فرامین کی بغاوت ہے۔ فرمانبردار و باغی میں جتنا فرق ہے ان دو جدا جدا، علیحدہ باتوں میں اس سے بھی زیادہ فرق ہے۔

۳...... مرزا قادیانی نے (تریاق القلوب ص۱۵۷، خزائن ج۱۵ ص۴۷۹) میں اپنی پیدائش کا منظر یہ لکھا ہے: ''میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد والدین کے گھر میں کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔'' اس عبارت میں خاتم کا لفظ اولاد جمع کی طرف مضاف ہے۔ جس سے مرزا کا اپنے ماں باپ کی آخری اولاد ہونا متحقق ہے۔ خود مرزا نے بھی یہی مراد لیا ہے کہ: ''میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔'' قادیانی توجہ کریں

کہ جب مرزا نے خود کو خاتم الاولاد کہا مرزا قادیانی کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر زندہ تھا۔ مرزا غلام قادر کے زندہ ہونے سے مرزا کے خاتم الاولاد پر کوئی فرق نہ پڑا تو رحمت عالم ﷺ سے پہلے کے نبی سیدنا مسیح علیہ السلام کے زندہ ہونے سے بھی آپ ﷺ کے خاتم النّبیین پر کوئی فرق نہیں آتا۔ پھر مرزا غلام قادر کا صبح وشام مرزا کے ماں باپ کے گھر آنا جانا تھا۔ اپنے سے پہلے بھائی کا مرزا کے والدین کے گھر آنا جانا مرزا کے خاتم الاولاد ہونے سے مانع نہیں تو مسیح علیہ السلام کا دوبارہ آنا بھی حضور علیہ السلام کے خاتم النّبیین ہونے کے منافی نہیں۔

ہاں! مرزا کے بعد اگر مرزا کے ماں باپ کے ہاں کوئی لڑکی یا لڑکا پیدا ہوتا تو مرزا خاتم الاولاد نہ رہتا۔ اسی طرح اگر آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کو نبوت مل جاتی تو یہ آپ کی ختم نبوت کے منافی ہوتا۔ اب تو قادیانی معترض کو سمجھ جانا چاہئے۔

۴...... کل قیامت کے دن سیدنا آدم علیہ السلام سے سیدنا مسیح علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء موجود ہوں گے۔ ان کی موجودگی خاتم النّبیین حضرت محمد عربی ﷺ ہوں گے تو یہ اظہر من الشّمس ثابت ہوئی کہ حضور علیہ السلام سے پہلے کے کسی نبی کی دوبارہ آمد یا موجودگی وہ حضور علیہ السلام کی خاتمیت کے منافی نہیں ہے۔ ہاں! حضور علیہ السلام کے کسی شخص کا دعویٰ نبوت وہ ختم نبوت کے منافی اور بغاوت ہے۔

قادیانی سوال نمبر۲:

جن علماء نے اسمبلی میں بیٹھ کر احمدیوں کو کافر قرار دیا، وہ سب ایک دوسرے کو کافر قرار دے چکے ہوئے تھے۔ پھر آئینی ترمیم احمدیوں ہی کے خلاف کیوں کی گئی؟

جواب:

۱...... قادیانیوں کا یہ شاہکار جھوٹ ہے کہ ۱۹۷۴ء کے ممبران اسمبلی علماء ایک دوسرے کو کافر کہتے تھے۔ البتہ وہ سب مرزا قادیانی کے کفر پر متفق تھے۔

۲...... بعض علماء کا دوسرے فرقہ کے بعض افراد پر فتویٰ دینا یہ اعتراض قادیانیوں نے اسمبلی میں بھی اٹھایا تھا۔ وہاں ایسا جواب ملا کہ ان کا منہ بند ہوگیا۔ باسی کڑی کا اب ابال، عقل وخرد کے خلاف ہے۔

۳...... حضور علیہ السلام کی گستاخی کفر ہے۔ جس عالم نے فتویٰ دیا، سو فیصد صحیح دیا۔ جس کے خلاف یہ فتویٰ دیا گیا۔ اس نے بھی کہا کہ حضور علیہ السلام کی گستاخی کو میں بھی کفر سمجھتا ہوں تو وہ فتویٰ پادر ہوا ہوگیا کہ غلط فہمی سے غلط فتویٰ دیا۔ تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ، تحریک ناموس رسالت میں تمام مکاتب فکر اور پوری امت کل بھی ایک تھی، آج بھی ایک ہے۔ بعض لوگوں کے بعض لوگوں کے خلاف وقتی، ناسمجھی کے فتویٰ گاؤ خورد ہوگئے۔ الزام کفر کا کسی دوسرے فرقہ نے التزام نہ کیا۔ لہٰذا وہ فتاویٰ ناقابل قبول ہوگئے۔

حضور علیہ السلام کے بعد دعویٰ نبوت کفر ہے۔ پوری امت ان تمام جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب تا مسیلمہ پنجاب کو کافر سمجھتی ہے۔ قادیانی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا نبی تھا تو ان کے اس تسلیم سے مرزائیوں نے ایک کفر کو تسلیم کرکے الزام کفر کا التزام کرلیا۔ لہٰذا یہ پوری امت کے نزدیک کافر قرار پائے۔ نہ صرف آئین پاکستان بلکہ فیصلہ ہائے سپریم کورٹ، پاکستان وافریقہ، رابطہ عالم اسلامی سب نے ان کے کفر کا اعلان کیا تو قادیانیوں کے کفر پر امت کا اجماع ہوگیا۔ ایک انجینئر کی غلط ڈیزائننگ سے پوری دنیا کے انجینئروں کا، ایک ڈاکٹر کے ایک غلط آپریشن سے دنیا بھر کے ڈاکٹروں کا انکار کرنا عقل مندی نہیں۔ بعض کے بعض کے خلاف بعض غلط فتوؤں کی بنیاد پر پوری امت کے صحیح متفقہ اجماعی مؤقف پر اعتراض کرنا بھی دانش مندی نہیں۔ پھر بھی قادیانی اس فرق کو نہیں سمجھ پارہے تو اپنے کئے کی تو پا رہے ہیں۔

قادیانی سوال نمبر۳:

۱۹۵۳ء میں پاکستانی علماء مسلمان کی کوئی تعریف پیش نہ کر سکے۔ ۲۱ سال بعد مسلمان کی تعریف بیان کرنے ہی لگے تو اس میں یہ نہ بتا سکے کہ مسلمان کون ہوتا ہے، صرف یہ بتا دیا کہ مسلمان کون ''نہیں'' ہوتا؟

جواب:

مسلمان کی تعریف علم کلام کی کتب میں چمکتے دمکتے سورج کی طرح واضح موجود تھی، ہے، اور رہے گی۔ ''**تصدیق الرسول بما جاء به وعلم مجیئه بالضرورة** '' آپ ﷺ جو کچھ اللہ رب العزت کی طرف سے لائے جو ضروریات ہیں ان کو ماننے کا نام مسلمان ہے۔ ہر عالم دین یہ تعریف پڑھا ہوا ہے اور جانتا ہے۔ یہ تعریف ۱۹۵۳ء میں بھی کی گئی۔ ''ضروریات دین'' ہر وہ چیز جس کا دین ہونا ہر مسلمان کو معلوم ہوا۔ اس میں توحید، ملائکہ، آسمانی کتب، تمام انبیاء، یوم قیامت، تقدیر، بعث بعد الموت سب شامل ہیں اور یہ ایمان مفصل میں مذکور ہیں۔

مسلمان کی اوپر جو تعریف کی گئی۔ اس کا ایمان مجمل میں تذکرہ ہے۔ ''**امنت باللہ کما هو باسمائه وصفاته وقبلت جمیع احکامه اقرار باللسان وتصدیق بالقلب** '' اللہ تعالیٰ کے جملہ احکامات کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کا نام مسلمان ہے۔ جملہ احکامات یا ضروریات دین یا جو کچھ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے۔ یہ مختلف تعبیرات ہیں۔ مفہوم سب کا ایک ہے۔

پورے دین کو دل وجان سے ماننا مسلمان ہونا ہے۔ دین کی کسی ایک بات، جس کا دین ہونا سب کو معلوم ہو اس کا انکار کفر ہے۔ کلمہ پڑھنا اس کی علامت ہے۔ ہاں! کلمہ پڑھ کر کوئی دین کی ثابت شدہ مانی ہوئی بات کا انکار کرے گا تو کلمہ کا منکر سمجھا جائے گا۔ امام محمد فرماتے: ''**من انکر شیأ من شرائع الاسلام فقد بطلت قوله لا اله الا اللہ** '' دین اسلام کی شرائع (ضروریات دین) کسی ایک کے انکار سے اس کا کلمہ پڑھنا باطل ہو جائے گا۔

ان تفصیلات کے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ علماء نے ان تفصیلات کو بیان کیا تو جسٹس منیر نے کہا علماء متفقہ تعریف نہیں کر سکے۔ اس نے جھوٹ کی گندگی جو پیٹ میں اتاری وہی قادیانی کر رہے ہیں۔ (یہ جملہ مرزا قادیانی کے حوالہ سے لیا ہے۔ قادیانیوں نے برا منانا ہے تو مرزا کی پشت پر سوار ہو کر کوڑا برسائیں تاکہ اسے تعزیر نصیب ہو)

۱۹۷۴ء میں آئین بناتے وقت جب ہمارے حضرات نے تسلیم کرا لیا کہ صدر مملکت مسلمان ہوگا تو سوال پیدا ہوا کہ مسلمان کون ہے۔ اس کی تعریف آئین میں درج کی جائے۔ جناب کوثر نیازی صاحب نے جناب بھٹو صاحب سے کہا کہ علماء سے کہیں کہ وہ مسلمان کی تعریف بتائیں۔ یہ نہیں بتا سکیں گے۔ جناب کوثر نیازی کا یہ کہنا بھی جسٹس منیر کے کذب سے متاثر ہونے کے باعث تھا۔ جناب بھٹو صاحب نے جناب کوثر نیازی کی بات سن کر فرمایا کہ علماء مسلمان کی تعریف کریں۔ مولانا مفتی محمود صاحب فلور پر مسلمان کی تعریف درج کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جناب کوثر نیازی اور جناب بھٹو صاحب کی باہمی گفتگو کے انداز سے مولانا عبدالحق شیخ الحدیث بھانپ گئے کہ اب بات مسلمان کی جامع تعریف کی طرف بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے اس دوران مسلمان کی تعریف کاغذ پر لکھ لی۔

جناب بھٹو صاحب نے فرمایا کہ مسلمان کی تعریف پیش کرو۔ مولانا عبدالحق صاحب نے وہ لکھی ہوئی تعریف حضرت مفتی صاحب کو تھما دی۔ آپ نے وہ پڑھ دی۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے تائید کر دی۔ پورے ہاؤس نے لبیک کہی۔ قادیانی کفر ہار گیا اسلام جیت گیا۔ اس لئے کہ

مسلمان کی تعریف سے ثابت ہوا کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ یہ ۱۹۷۴ء سے بھی پہلے کی بات ہے جو ۱۹۷۳ء کے آئین کی تشکیل وتدوین کے وقت ہوگیا تھا۔ جتنا وقت قارئین کو یہ بات پڑھتے ہوئے لگے گی اس سے بھی کم وقت میں علماء آئین میں تعریف مسلم پیش کر کے فارغ ہوگئے۔

یہاں ایک لطیفہ کا ذکر ضروری ہے کہ ۱۹۵۳ء کی انکوائری عدالت میں ضروریات دین کی تعریف۔ ''جس کا دین ہونا ہر مسلمان کو معلوم ہو۔'' وہ کون کون سی چیزیں ہیں یا جو کچھ رحمت عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اس کی فہرست یا تعریف تو یہ تفصیل طلب ہے۔ لیکن جج منیر نے سوال کر دیا۔ آگے مولانا محمد ادریس کاندھلوی جیسے علم الکلام کے ماہر عالم دین تھے۔ آپ نے فرمایا جو چیز جتنی عام ہو معلوم تو سب کو ہوتی ہے۔ لیکن اس کی تعریف کرنا مشکل ہوتا ہے۔ منیر نے کہا وہ کیسے؟ عدالت کی میز پر گلاس رکھا تھا۔ مولانا نے فرمایا کہ ہر عام وخاص کو معلوم ہے کہ یہ گلاس ہے۔ اس کی تعریف مشکل ہے۔ نہیں تو جج صاحب آپ فرمائیں گلاس کسے کہتے ہیں؟

منیر نے کہا شیشہ کا گول گول۔ آپ نے فرمایا کہ جگ گول گول اور شیشے کا ہوتا ہے۔ لیکن اسے کوئی گلاس نہیں کہتا۔ شیشے کی بوتل، شیشے کی بھی ہوتی ہے گول بھی۔ اسے بھی کوئی گلاس نہیں کہتا۔ منیر نے کہا جس سے پانی پیا جائے۔ فرمایا میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان میں پانی بھر کر پی لوں تو ان کو تو کوئی گلاس نہیں کہتا۔ وہ چکرا گیا۔ مولانا نے فرمایا جج صاحب! پائجامہ کی تعریف کیا ہے؟ اس نے کہا کہ جو جسم کے نچلے حصے میں پہنا جاتا ہے۔ فرمایا یہ کام تو لنگی بھی کرتی ہے۔ لیکن اسے پائجامہ کوئی نہیں کہتا۔ اس نے کہا کہ جس کے گول گول دو حصے دو ٹانگوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پتلون وشلوار میں بھی ایسے ہوتا ہے۔ لیکن ان کو پائجامہ کوئی نہیں کہتا۔ اس پر منیر سر پٹایا۔ مولانا نے فرمایا کہ جج صاحب کیا مجھے اجازت ہے کہ میں اخبارات کو بیان جاری کروں کہ ہمارے جج صاحب کو گلاس و پائجامہ کی تعریف نہیں آتی۔

قارئین اس تفصیل سے میری غرض یہ ہے کہ علماء مسلمان کی تعریف نہیں کر سکتے، یہ منیر کی اگلی ہوئی ہڈی ہے جسے آج دوبارہ قادیانی چبانے کے اسی طرز عمل کو دہرانے اور پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔ لیجئے! یہ آئین پاکستان ہے۔ ترمیم شدہ لغایت ۱۹۹۲ء کا نسخہ اس کے ص ۱۹۷ پر مسلمان صدر مملکت کے حلف نامے میں درج ہے۔

مسلمان کی تعریف

''صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور وحدت وتوحید قادر مطلق تبارک وتعالیٰ، کتب الٰہیہ جن میں قرآن پاک ختم الکتب ہے۔ نبوت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بحیثیت خاتم النّبیین جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ روز قیامت اور قرآن پاک، وسنت کی جملہ مقتضیات وتعلیمات پر ایمان رکھتا ہوں۔'' (جدول سوم عہدوں کے حلف ص ۱۹۷)

(نوٹ) اس میں قرآن وسنت کی جملہ مقتضیات وتعلیمات میں تمام ''ضروریات دین'' آگئیں جن کی بحث پہلے آچکی ہے۔ اسی طرح آئین پاکستان کے ص ۱۶۴ پر صراحت کی گئی کہ آئین میں مثلاً اسمبلیوں کی سیٹوں میں کہ اتنی سیٹیں مسلم کی ہوں گی۔ اتنی غیر مسلموں کی، تو مسلم سے مراد کون؟ غیر مسلم سے مراد کون ہوگا؟ تو اس کی وفات کے لئے آئین میں یہ درج کیا گیا۔

الف...... ''مسلم'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو وحدت وتوحید قادر مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ، خاتم النّبیین حضرت محمد (ﷺ) کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو۔ جس نے حضرت محمد (ﷺ) کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے۔

ب...... ''غیر مسلم'' سے ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو اور اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص،

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص یا کوئی بہائی اور جدولی ذاتوں میں سے کسی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔ (آئین پاکستان ص ۱۶۴)

ہر ملک کے آئین میں ضرورت کے تحت الفاظ لائے جاتے ہیں۔ اس میں کسی جھوٹے مدعی نبوت سے برأت کا اضافہ اس لئے کیا گیا کہ مرزا کو مانتے ہوئے کوئی قادیانی دھوکہ سے خود کو مسلمانوں میں شمار نہ کر سکے۔ ختم نبوت پر بلا مشروط ایمان کہ آپ ﷺ خاتم النّبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کے مدعی نبوت سے اظہار نفرت و بیزاری ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ قادیانی کیوں بھول رہے ہیں کہ اہل اسلام کے نزدیک مرزا جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اسے پیغمبر، مذہبی مصلح، نبی ماننے والے کو ہم غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ اس کو مسلمان، پیغمبر، مذہبی مصلح، نبی تو در کنار اسے کوئی مسلمان بھی سمجھے یا اس کو غیر مسلم نہ سمجھے اسے بھی ہم مسلمانوں میں شامل نہیں گردانتے۔

سیدنا مسیح علیہ السلام آنحضرت خاتم النّبیین سے پہلے کے نبی ہیں۔ ان کی آمد ہمارے لئے آنحضرت ﷺ کے فرامین کی تکمیل میں جیسے ''**کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم** (بخاری)'' ہزاروں خوشیوں کا موجب ہوگی۔ البتہ سچے مسیح کی آمد ثانی، جھوٹے مدعی مسیحیت ملعون قادیان کے ماننے والوں کے لئے ہزاروں ملامتوں اور غموں کا باعث۔ سچ کی آمد پر جھوٹ کا جو حال ہوتا ہے قادیانیوں کے کذب کا وہی حال ابھی سے سوال بالا میں ہویدا ہوا چاہتا ہے۔

قادیانی سوال نمبر ۴:

جو علماء ۱۹۷۴ء کی اسمبلی میں بیٹھے تھے وہ یا ان کے بزرگ جناح صاحب کو قائداعظم کی بجائے کافراعظم قرار دے چکے تھے۔ اگر آپ کو ان کا فتویٰ ہمارے خلاف قبول ہے تو کیا آپ محمد علی جناح صاحب کے خلاف کفر کا فتویٰ آج بھی قبول کرتے ہیں؟

جواب:

''۱۹۷۴ء کی اسمبلی میں جو علماء بیٹھے تھے وہ یا ان کے بزرگ جناح صاحب کو قائداعظم کی بجائے کافراعظم قرار دے چکے تھے۔''

۱۹۷۴ء کی اسمبلی کے ممبران علماء کے بزرگوں نے قائداعظم کو کافراعظم کہا۔ یہ اتنا بڑا قادیانیوں کا جھوٹ ہے جتنا بڑا ملعون قادیانی کا دعویٰ نبوت جھوٹ تھا۔ جھوٹے مدعی نبوت کے ماننے والوں سے اس قسم کے سفید جھوٹ کی ہی توقع کی جا سکتی ہے۔ سیاہ دلی سے سفید جھوٹ پیٹ بھر کر بولنا قادیانیوں کی دماغی کیفیت جس سے وہ دوچار ہیں اس کا اظہار ہے۔ لیجئے سوال فرمایا ہے تو جواب سنئے۔

فقیر کی معلومات کی حد تک جناب قائداعظم مرحوم کے متعلق دو اشخاص نے یہ بدزبانی کی۔ ایک نے تو قول سے، دوسرے نے فعل وقول دونوں سے۔ قول سے یہ بدزبانی کرنے والا مظہر علی اظہر جو خود قائداعظم کا ہم عقیدہ تھا۔ اسے باقی مسلمانوں یا مسلمان جماعتوں کا اس بات میں نمائندہ قرار دینا قادیانیوں کی تاریخی بددیانتی ہے۔ اس بات میں مظہر علی اظہر کا کوئی نمائندہ یا اسے بزرگ ماننے والا شخص ایک بھی قومی اسمبلی میں موجود نہ تھا۔ قادیانی جھوٹ بول کر کذاب اعظم قادیانی کے امتی ہونے کا حق کذب ادا کر رہے ہیں۔ کذب کی سیاہی نے ان قادیانیوں کے دل، زبان، چہرہ کی کیفیت کو ایک کر دیا ہے۔ مانا کہ اس وقت مظہر علی اظہر مجلس احرار کے سیکرٹری جنرل تھے۔ لیکن یہ اس کی ذاتی رائے تھی۔ تاریخ گواہ ہے مجلس احرار کے خورد و کلاں، رہنماء و کارکن غرض ایک بھی شخص نے اس کی تائید نہیں کی۔ اس کی شخصی بات کو پوری جماعت کے سر پر منڈھنا قادیانی جماعت اپنے مروڑ پیٹ کو درست کرنے کا علاج سمجھ رہی ہے۔ جب کہ ریکارڈ پر ہے کہ ایک بھی شخص نے اس کی تائید نہیں کی۔ ہاں! یہ بھی تاریخ کی شہادت ہے کہ مجلس احرار کے اپنے زمانہ کے سب سے بڑے خطیب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے علی الاعلان مظہر علی کے منہ پر اس کی تردید کی، روکا، ٹوکا۔ رنجیدگی کا برملا اعلان کیا۔'' (ملاحظہ ہو سیدی وابی ص ۱۳۶)

اسی طرح شورش کاشمیری نے لکھا کہ شورش، مولانا حبیب الرحمٰن، ماسٹر تاج الدین، حضرت امیر شریعت سب نے مظہر علی کی اس بات کا برا منایا۔ تردید کی، برأت کا اعلان کیا۔ مظہر علی اظہر کو ملامت کی۔ اسے اخلاق کا دیوالیہ پن قرار دیا۔ (بوئے گل ص ۲۷۱-۲۷۵)

اس بدزبانی میں شریک دوسرا شخص

جناب قائداعظم مرحوم کو کافر سمجھنے اور کہنے میں اپنے فعل وقول سے اس پر اصرار کرنے والا کون شخص تھا؟ اور اس کی تائید کرنے والی کون سی جماعت ہے؟ قادیانی کرم فرماؤں سے درخواست ہے کہ سنو! کان کھول کر سنو۔ دل میں تو لو، کھوپڑی سے سوچو اور پھر اس ملعون شخص کے ملعون قول وفعل اور اس ملعونیت کی تائید کرنا اور پھر اس تائید پر آج تک مصرہ کر کفر کی زناری کا ثبوت مہیا کرنے والے کون ہیں؟ تھامیئے سینہ کہ حقائق بولتے ہیں۔

جناب قائداعظم مرحوم کا جنازہ مسلمان کے تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے پڑھا۔ قادیانی جماعت کے گرو ظفراللہ قادیانی نے قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھا۔ جب بعد میں پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ قائداعظم میرے نزدیک مسلمان نہ تھے۔ میں اس کا جنازہ کیسے پڑھتا؟ ملعون قادیان مرزا کو نہ ماننے کی بنیاد پر قائداعظم کو مسلمان نہ سمجھتے ہوئے اپنے فعل وقول سے یہ ملعونانہ عقیدہ کا حامل کون شخص تھا؟

آج تک اس ظفراللہ کے اس ملعونانہ فعل کی ایک قادیانی نے تردید نہیں کی۔

تو یہ بدزبانی کرنے والے دو شخص تھے۔ ایک مظہر علی اظہر جس کی کسی مسلمان نے تائید نہ کی بلکہ اس کی جماعت نے بھی اس بات میں اس کی تردید کی۔ دوسرا بدزبان وبدعمل ظفراللہ قادیانی تھا جو آخر تک اس ملعونیت پر قائم رہا اور اس کی جماعت قادیانی بھی اس ملعونیت میں اس کے ساتھ رہی اور ہے۔ ظفراللہ خان قادیانی کے ملعونانہ فعل وقول کے ظاہراً باطناً نہاراً جہاراً حامی اور مددگار، قائل وفاعل، پوری قادیانی جماعت ہے۔ میرے خیال میں قادیانی چینل کے اہل کاروں کو بات سمجھ آ گئی ہوگی۔

قادیانی سوال نمبر۵:

کیا آج بریلوی قیادت ہمیں بتانا چاہے گی کہ ان کا فتویٰ آج بھی دیوبندیوں اور اہل حدیث کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا قائم ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو آپ ان کے خلاف کیوں آئینی ترمیم نہیں کرواتے؟ اور اگر نہیں ہے تو کیا آپ اپنے امام اور پیشوا کی تعلیمات سے لاتعلقی اختیار کر چکے؟

جواب:

۱...... اسی سے ملتا جلتا سوال کا پہلے جواب ہو چکا۔ جسے اس سوال کا بھی جواب قرار دیا جائے۔ نہیں تو پھر یاد رکھئے کہ اس کا جواب وہی ہے جو قادیانی جماعت کے مناظرین کو قادیانی جماعت کے دوسرے چیف گرو مرزا محمود قادیانی دے چکے ہیں۔ جس کا عنوان ''سوروں والا حملہ'' ہے۔ ملاحظہ ہو: (خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۸۹ ص ۸ کالم ۱،۲، مؤرخہ ۲۴ر جنوری ۱۹۳۵ء، خطبات محمود ج ۱۶ ص ۳۶، ۳۷)

۲...... پھر بھی آپ لوگ بقول مرزا محمود قادیانی سوروں والے حملہ سے باز نہ آئیں۔ (اس تعبیر سے ہزار بار معذرت لیکن قادیانی نہ بھولیں کہ میرا قصور صرف اسے نقل کرنا ہے۔ اصل یہ اعزاز وتمغہ خدمات انہیں ان کے خلیفہ قادیان نے عنایت فرمایا ہے) تو پھر عرض ہے کہ:

اگر دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث فتاویٰ جو باہم دیگر کے خلاف ہیں اس سے کسی کو ملزم کرنا ہے تو پھر مرزائے قادیانی کے ماننے والے لاہوری اور قادیانی ایک دوسرے کے بارے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ ملاحظہ ہو:

مرزا محمود کا فرمان، لاہوری مرزائی سربراہ کے متعلق ''کمینگی''

''دراصل مولوی محمد علی صاحب کی اس قدر خفگی اور برہمی کی وجہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے کہ الفضل نے میری بیوی پر جاسوسی کا اتہام باندھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک پردہ نشین خاتون پر جاسوسی کا الزام کوئی کم ناپاک الزام نہیں......اور پھر نہ خود میاں (محمود احمد) صاحب کو میرے لئے اتنی غیرت پیدا ہوئی کہ اس کمینہ تحریر پر دو حروف ہی اسے کہتے۔ نہ جماعت میں سے کوئی شخص بولا۔''

(اخبار پیغام صلح لاہور ج ۱۹ ص ۴، ۵، کالم ۳ مؤرخہ ۳ر مارچ ۱۹۳۱ء)

''مولوی محمد علی صاحب یقیناً اس امر سے انکار نہیں کر سکتے کہ اگر پردہ نشین خاتون پر جاسوسی کا الزام لگانا ناپاک فعل ہے جو کمینگی کی حد میں آتا ہے تو پردہ نشین خواتین کی عصمت وعفت پر حرف دھرنا یقیناً بدترین قسم کی کمینگی ہے۔ مگر کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہ لوگ جن کے امیر ہونے کا مولوی صاحب کا دعویٰ ہے۔ ان پست فطرت اور بدباطن لوگوں کی جنھوں نے حضرت مسیح موعود کے خاندان کی مقدس ومطہر خواتین پر طرح طرح کے ناپاک کمینہ بہتان باندھے اور ناپاک حملے کئے نہ صرف بالواسطہ بلکہ براہ راست امداد کرتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ خود مولوی (محمد علی) صاحب ان کو صلاح ومشورے دیتے رہے۔''

(اخبار الفضل قادیان ج ۱۸ نمبر ۱۰۹، مؤرخہ ۲۱ر مارچ ۱۹۳۱ء)

تاریک، سیاہ دل، محسن کش

''اے ظالمو! (لاہوری مرزائی) تمہارے دل کیوں اس قدر سیاہ اور کیوں اتنے تاریک ہو گئے کہ تم معمولی باتوں میں بھی امتیاز نہیں کر سکتے۔ اے محسن کشو تم کیوں اتنے پتھر دل اور سرد مہر ہو گئے کہ جس انسان (مرزا) کو اپنا ہادی اور راہنما تسلیم کرتے ہو جس سے روحانی زندگی پانے کا دعویٰ رکھتے ہو اس کے دل سے نکلی ہوئی اور قبول شدہ دعاؤں سے پیدا ہونے والے وجود (مرزا محمود خلیفہ قادیان) کے متعلق ناگفتنی الفاظ استعمال کرتے ہو۔ قریب ہے کہ اس جفا کاری کے بدلے تم خدا کے عذاب میں مبتلاء ہو جاؤ اور جو جھوٹے الزام تم حضرت مسیح موعود کی پاک اولاد پر لگا رہے ہو، وہ تم پر اور تمہاری اولاد پر سچے ہو کر لگیں۔ ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تمہاری اولادوں کی پہلے ہی کیا حالت ہے۔''

(الفضل قادیان ج ۱۲ نمبر ۸ ص ۵ کالم ۱، مؤرخہ ۲۹ر جولائی ۱۹۲۴ء)

لاہوری، قادیانی، دونوں اور سنڈاس کی بو

''خود جناب میاں محمود احمد صاحب نے مسجد میں جمعہ کے روز خطبہ کے اندر ہمیں دوزخ کی چلتی پھرتی آگ، دنیا کی بدترین قوم اور سنڈاس پر پڑے ہوئے چھلکے کہا۔ یہ الفاظ اس قدر تکلیف دہ ہیں کہ ان کو سن کر سنڈاس کی بو محسوس ہونے لگتی ہے۔''

(مولوی محمد علی لاہوری مرزائی امیر جماعت لاہور کا خطبہ جمعہ، پیغام صلح لاہور ج ۲۲ نمبر ۳۳ کالم ۲ ص ۷، مؤرخہ ۳ر جون ۱۹۳۴ء، خطبات محمود ج ۱۳ ص ۱۳)

مرزا قادیانی کے اخلاق عالیہ کا پرتو ان کی جماعت کے دونوں دھڑوں پر

''فاروق، جناب خلیفہ قادیان کے ایک خاص مرید کا اخبار ہے۔ جناب خلیفہ صاحب کئی مرتبہ اس کی خدمات کے پیش نظر اس کی توسیع اشاعت کی تحریک فرما چکے ہیں۔ سوقیانہ تحریریں شائع کرنے اور گالیاں دینے کے لحاظ سے اس اخبار کو قادیانی پریس میں بہت اونچا درجہ حاصل ہے۔ جماعت لاہور اور اس کے اکابر کو گالیاں دینا اس اخبار کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ اس کی ۲۸ر فروری ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ہمارے (لاہوری مرزائیوں کے) خلاف چند مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان میں بے شمار گالیاں دی گئی ہیں۔ جن میں سے چند بطور نمونہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔

(اخبار پیغام صلح لاہور ج ۲۳ نمبر ۱۷ ص ۲، مؤرخہ ۱۱ر مارچ ۱۹۳۵ء)

(۱)لاہوری اصحاب الفیل۔ (۲)اہل پیغام کی یہودیانہ قلابازیاں۔ (۳)ظلمت کے فرزند اور زہریلے سانپ۔ (۴)لاہوری اصحاب الاخدود۔(۵)خباثت اور شرارت اور رزالت کا مظاہرہ۔(۶)دشمنان سلسلہ کی بھڑکی ہوئی آگ میں یہ پیغامی (لاہوری فریق) عباد الدنیا وقود النار بن گئے۔(۷)نہایت ہی کمینہ سے کمینہ اور رزیل سے رزیل فطرت والا اور احمق سے احمق انسان۔(۸)اصحاب اخدود پیامی۔ (۹)دوغلے اور نیمے بروں عقائد۔ (۱۰)بدلگام پیغامیو۔ (۱۱)حرکات دنیہ اور افعال شنیعہ۔ (۱۲)محسن کشانہ اور غدارانہ اور نمک حرامانہ حرکات۔ (۱۳)دورخے سانپ کی کھوپڑی کچلنے۔ (۱۴)تم نے اپنے فریب کارانہ پوسٹر میں...... تک انگیخت اور اشتعال کا زور لگا لیا۔ (۱۵)فوراً کپڑے پھاڑ کر بالکل عریانی پر کمر باندھ لی۔ (۱۶)ایسی کھجلی اٹھی تھی۔ (۱۷)رذیل اور احمقانہ فعل۔ (۱۸)کبوتر نما جانور۔ (۱۹)احمدیہ بلڈنگ (لاہوری جماعت کے مرکز) کے؟ کرمک۔(۲۰)اے سترے بہترے بڈھے کھوسٹ۔(۲۱)اے بدلگام تہذیب ومتانت کے اجارہ دار پیامیو(فریق لاہور)۔(۲۲)برخوردار پیامیو۔(۲۳)جیسا منہ ویسی چپیڑ۔(۲۴)کوئی آلو، ترکاری یا لہسن پیاز بیچنے بونے والا نہیں۔(۲۵)جھوٹ بول کر اور دھوکے دے کر اور فریب کارانہ بھیگی بلی بن کر۔(۲۶)لہسن پیاز اور گوبھی ترکاری کا بھاؤ معلوم ہو جاتا۔ (۲۷)آخرت کی لعنت کا سیاہ داغ ماتھے پر لگے۔(۲۸)اگر شرم ہو تو وہیں...... چلو بھر پانی لے کر ڈبکی لگا لو۔(۲۹)یہ کسی قدر دجالیت اور خباثت اور کمینگی۔(۳۰)علی بابا اور چالیس چور بھی اپنی مٹھی بھر جماعت لے کر بلوں میں سے نکل آئے ہیں۔(۳۱)بھلا کوئی ان پیامی ایروں غیروں سے اتنا تو پوچھے۔(۳۲)سادہ لوح پیامی فاران دشمن۔(۳۳)پیامیو عقل کے ناخن لو۔(۳۴)نامعقول ترین اور مجہول ترین تجویز۔ (۳۵)سادہ لوح اور احمق۔(۳۶)اے سادہ لوح یا ابلہ فریب امیر پیغام۔(۳۷)پیغام بلڈنگ کے اڑھائی ٹوٹرو۔(۳۸)احمق اور عقل وشرافت سے عاری اور خالی۔(۳۹)اہل پیغام (لاہوری فریق) نے جس عیاری اور مکاری اور فریب کاری سے اپنے دجل بھرے پوسٹروں میں۔(۴۰)چاپلوسی اور پابوسی کا مظاہرہ۔(۴۱)اہل پیغام کے دو تازہ گندے پوسٹر۔'' (منقول از اخبار فاروق قادیان پیامی نمبر، مؤرخہ ۲۸ر فروری ۱۹۳۵ء)

قادیانی چینل کے کارکنان کو اپنی جماعت کے ایک دوسرے پر فتوؤں کی اس پڑیا سے شفاء ہو جائے تو بہت مناسب، ورنہ ان کے فرمانے پر نسخہ تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے۔ تاریخ محمودیت، کمالات محمودیہ، شہر سدوم، ایسی بیسیوں قادیانی جماعت ہی کے افراد کی تصانیف سے جدید نسخہ تجویز کیا جائے گا۔

۴...... دیوبندیوں، اہل حدیث حضرات کے خلاف فتویٰ حاصل کرنے کے پیچھے خود قادیانی سازش کارفرما تھی کہ ان فتاویٰ کے اصل ان کے پاس تھے۔ ملاحظہ ہو (مقدمہ بہاولپور کی روئیداد) یہ ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۵ء کی باتیں ہیں۔ فرمائیں گے تو تفصیل کے لئے بھی حاضر ہیں۔

۵...... قادیانیوں نے کہا کہ مرزا قادیانی نبی تھا۔ لاہوریوں نے کہا کہ نبی نہیں تھا۔ اگر مرزا نبی تھا تو اسے نبی نہ ماننے سے لاہوری کافر۔ اگر مرزا نبی نہیں تھا تو غیر نبی کو نبی ماننے پر قادیانی کافر ہوئے۔ کیا قادیانی، لاہوری ایک دوسرے کو کافر قرار دلانے کے لئے آئینی ترمیم کرائیں گے؟ یا وہ اپنے مقتداء وپیشواء کی تعلیمات سے لاتعلقی اختیار کر چکے ہیں۔

قادیانی سوال نمبر۶ :

اگر بانی جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا انگریز حکومت کی طرف سے دی گئی مذہبی آزادی کو سراہنا امت مسلمہ سے غداری کے مترادف تھا تو دیگر مسلم مکاتب فکر (جن میں اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی علماء بھی شامل تھے) انگریز سے اپنی وفاداریوں کو کیا قرار دیں گے؟

جواب:

اگر مذہبی یا سیاسی رہنما نے انگریز کی مدح سرائی کی تو اسی وقت ہزاروں مسلم رہنماؤں نے اس کے خلاف بھی کہا۔ اس کی تردید بھی

کی کہ انگریز پرستی کرنے والے غلط ہیں۔ رہی مرزا غلام احمد قادیانی کی انگریز پرستی، کیا قادیانی جماعت میں سے کوئی اسے غلط کہتا ہے؟ ہمارے نزدیک انگریز پرست کسی رہنما کا قول غلط کسی پر حجت نہیں۔ رہی مرزا قادیانی کی انگریز پرستی جسے مرزا قادیانی امر خداوندی، وحی الٰہی قرار دیتا ہے وہ قادیانی جماعت کے عقیدہ کا جز ہے۔ ایک آدمی کی سطحی غلطی پر مرزا قادیانی کو لاکر اس سے جان چھڑانے، اس کی وحی کو نظرانداز کرنے کے لئے یہ اعذار قادیانی معترضین کی فہم ودانش پر کیا تأثر قائم کریں گے؟

لیجئے! ہم آج بھی کہتے ہیں جس نے انگریز پرستی کی، غلط کیا۔ کیا قادیانی بھی یہ جرأت کریں گے کہ مرزا نے انگریز پرستی کر کے غلطی کی؟ نہیں تو پھران چکر بازیوں سے آپ کیا حاصل کر پائیں گے؟ مرزا قادیانی کی انگریز پرستی خدائی حکم، پچاس گھوڑے، پچاس الماریاں فرمائیں گے تو تفصیل کے لئے حاضر پائیں گے۔

قادیانی سوال نمبر ۷:

برطانوی ہندوستان میں اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی علماء بھی انگریز کے خلاف جہاد کو ممنوع قرار دیتے رہے۔ کیا یہ سب بھی انگریز کے ایجنٹ تھے جو مسلمانوں کے اتحاد کو توڑنے کے لئے کھڑے کئے گئے؟

جواب:

جنہوں نے انگریز پرستی کی، غلط سوچ کی بنیاد پر یا بطور انگریز کے ایجنٹ کے، انہوں نے غلط کیا۔

مرزا قادیانی، انگریز کا خود کاشتہ پودا، انگریز کا ایجنٹ ودلال، انگریز کی حکومت کو اپنے الہام کی سند بخشنے والا، جدی پشتی انگریز کا زلہ خوار، عام مذہبی یا سیاسی رہنما کی فروگزاشت اور انگریزی نبی کے کشوف والہام عقائد وایمان کا یقین وعزم۔ ابدی ازلی مشن۔ دونوں میں آپ کے نزدیک فرق ہے یا نہیں؟

یہ قادیانی چینل کے سات سوالات کے سرسری جوابات تھے جو عرض کر دیئے گئے ہیں۔ تلخی ہوگئی ہو تو اپنی اداؤں پر غور کریں۔ باقی یار زندہ تو ملاقات باقی۔ انہیں صفحات میں علیحدہ سے ہمارے قادیانی حضرات سے سات سوالات بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ قادیانی حضرات کے ذمہ مولانا مرتضیٰ حسن کے ایک سو چالیس سوالات اور فقیر کے سو سوالات پہلے سے باقی ہیں۔ تفصیلات چلتی رہیں گی۔

ضروری وضاحت

یہاں تک قادیانیوں کے سات سوال کے جوابات تحریر کر کے کمپوز بھی کرالئے گئے تھے۔ ان کی ریکارڈنگ بھی کرالی گئی تھی۔ یہ ۷/جون ۲۰۲۰ء بروز اتوار بعد از عصر کی بات ہے۔ ۸/جون ۲۰۲۰ء بروز سوموار صبح نو بجے ایک دوست نے فرمایا کہ قادیانیوں کے دو سوال اور بھی آگئے ہیں۔ فقیر کے عرض کرنے پر وہ دو سوال مزید لئے تو ذیل میں ان کے جوابات کا بھی ساتھ ہی اضافہ کیا جاتا ہے۔

قادیانی سوال نمبر ۸:

جماعت احمدیہ مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔ آپ کی لائی ہوئی شریعت نہ صرف آخری ہے بلکہ ہر لحاظ سے کامل بھی ہے۔ کیا آپ ﷺ کی امت کی اصلاح کے لئے باہر سے کسی دوسرے نبی کے آنے پر ایمان رکھنا (خواہ کسی بھی حیثیت میں) آنحضور ﷺ کی شان خاتمیت کی روح کے خلاف نہیں؟

جواب:

سیدنا مسیح ابن مریمؑ قتل دجال کے لئے امت کی مدد کی خاطر تشریف لائیں گے۔ان کی آمد پر دجال اکبران کے ہاتھوں قتل ہوگا۔ جیسا کہ حدیث:

’’عن عبداللّٰہ بن مسعودؓ، عن النبی ﷺ قال لقیت لیلة اسری بی ابراهیم وموسٰی وعیسٰی قال فتذاکروا امر الساعة فردوا امرهم الی ابراهیم، فقال لا علم لی بها فردوا الامر الی موسٰی، فقال لا علم لی بها فردوا الامر الٰی عیسٰی، فقال: اما وجبتها فلا یعلمها احد الا اللّٰه تعالٰی ذلك وفیهما عهد الٰی ربی عزوجل ان الدجال خارج قال ومعیی قضیبان فاذا رآنی ذاب کما یذوب الرصاص قال فیهلکه اللّٰه، حتی ان الحجر والشجر لیقول: یا مسلم ان تحتی کافرًا فتعال فاقتله قال: فیهلکهم اللّٰه تعالٰی‘‘ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی تو وہ قیامت کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ پس انہوں نے اس معاملہ میں ابراہیم علیہ السلام سے رجوع کیا (کہ وہ وقت قیامت کے بارے میں کچھ بتائیں) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے فرمایا جہاں تک وقت قیامت کا معاملہ ہے تو اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ یہ بات تو اتنی ہی ہے البتہ جو عہد پروردگار نے مجھ سے کیا ہے اس میں یہ ہے کہ دجال نکلے گا اور میرے پاس دو باریک سی نرم تلواریں ہوں گی پس وہ مجھے دیکھتے ہی رانگ (یا سیسہ) کی طرح پگھلنے لگے گا۔ پس اللہ اس کو ہلاک کرے گا۔ یہاں تک کہ پتھر اور درخت بھی کہیں گے کہ اے مرد مسلم میرے نیچے کافر چھپا ہوا ہے آ کر اسے قتل کردے۔ چنانچہ اللہ ان سب (کافروں) کو ہلاک کردے گا۔ (مسند احمد ج۱ص۳۷۵ واللفظ لہ، ابن ماجہ ص۲۹۹، باب خروج الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم علیہما السلام وخروج یاجوج وماجوج (اس میں ہے کہ میں دجال کو قتل کروں گا) ابن جریر ج۱۷ص۹۱، زیر آیت: ’’حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَهُمْ مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ‘‘ مستدرک حاکم ج۵ص۶۸۷، باب مذاکرۃ الانبیاء فی امر الساعۃ (امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیحین کی شرط پر صحیح الاسناد ہے) فتح الباری ج۱۳ص۷۹، درمنثور ج۴ص۳۳۶، مصنف ابن ابی شیبہ ج۸ص۶۶۱، حدیث:۱۷، کتاب الفتن باب ماذکر فی فتنۃ الدجال)

نوٹ: امام احمد، حاکم، جلال الدین سیوطی، قادیانیوں کے مسلّم مجدد اور ابن جریر رئیس المفسرین ہیں ان سے یہ روایت منقول ہے۔

۱...... تمام انبیاء علیہم السلام کی موجودگی میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل دجال کے لئے دوبارہ دنیا میں آنے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ کسی نبی نے اس پر نکیر نہ کی گویا انبیاء علیہم السلام کا قرب قیامت نزول مسیح علیہ السلام پر اجماع ثابت ہوا۔

۲...... اس واقعہ کو آنحضرت ﷺ بیان فرماتے ہیں۔

۳...... عیسیٰ علیہ السلام اپنے نزول کو وعدہ خداوندی فرماتے ہیں۔

۴...... عیسیٰ علیہ السلام کی دجال سے لڑائی کے وقت میں پتھر و درخت کلام کریں گے۔

۵...... دجال کے ساتھی جو جنگ میں شامل ہوں گے ہلاک ہو جائیں گے۔

۶...... اس لئے ہم مسلمانوں کو ان کی آمد پر دوہری خوشی ہوگی۔ کہ جہاں ان کے ہاتھوں دجال اکبر قتل ہوگا، وہاں اس دجال اکبر کے چیلے مرزا غلام احمد قادیانی کی امت بھی کذاب اعظم کے کذب کے واضح ہونے پر اپنی موت آپ مرجائے گی۔ سوال کی باقی جز کا جواب پہلے ہو چکا۔ آئندہ بھی آرہا ہے۔

قادیانی سوال نمبر ۹:

کیا امت مسلمہ کہلانے والے فرقے ہمیں بتانا چاہیں گے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی آمد ثانی میں کس حیثیت سے واپس تشریف لائیں گے؟ چونکہ آپ کو امت مسلمہ ہونے کا دعویٰ ہے، لہٰذا ایک متفقہ جواب کی درخواست ہے اور جواب دینے والے کو یہ بھی ثابت کرنا ہوگا کہ تمام فرقوں نے اس کو اپنا نمائندہ یعنی امت مسلمہ کا نمائندہ تسلیم کر لیا ہے۔

جواب

عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری بحیثیت حضور ﷺ کے امتی اور خلیفہ کے ہوگی۔ یعنی امت محمدیہ a کی طرف نبی بن کر تشریف نہ لائیں گے۔ کیونکہ وہ صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے جس پر قرآن شریف کی آیت: ''رسولًا الی بنی اسرائیل (البقرہ:۴۹)'' دلالت کرتی ہے۔ آپ a کی بعثت کافہ وعامہ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی یہ ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اس لئے وہ صرف امتی اور خلیفہ ہوں گے۔ (بخاری شریف ج۱ ص۴۹۰، مسلم شریف ج۱ص۸۸) پر ہے کہ: ''ان ینزل فیکم عیسیٰ ابن مریم حکمًا مقسطًا''

اور ''ابن عساکر'' میں ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے ''الا انہ خلیفتی فی امتی من بعدی (ابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۴۴)'' کہ میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔ تشریف آوری کے وقت وہ امت محمد ﷺ کی طرف نبی اور رسول کی حیثیت سے تشریف نہ لائیں گے بلکہ خلیفہ وامام ہوں گے۔ اس لئے ان کی تشریف آوری سے ختم نبوت کی خلاف ورزی لازم نہ آئے گی۔ باقی رہا یہ کہ وہ کیا نبوت سے معزول ہو جائیں گے؟ یہ بھی غلط ہے وہ نبوت سے معزول نہ ہوں گے بلکہ دوبارہ تشریف آوری کے بعد نبی اللہ ہونے کے باوجود ان کی ڈیوٹی بدل جائے گی۔ جیسے پاکستان کے صدر مملکت، پاکستان کے سربراہ ہیں۔ اگر وہ برطانیہ تشریف لے جائیں تو صدر مملکت پاکستان ہونے کے باوجود برطانیہ تشریف لے جانے پر ان کو برطانیہ کے قانون کی پابندی لازم ہے۔ حالانکہ وہ صدر مملکت ہیں مگر وہاں جا کر ان کی حیثیت صدر مملکت ہونے کے باوجود مہمان کی ہوگی۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں جو ان کی نبوت کا پیریڈ تھا اس میں وہ نبی تھے۔ کل جب وہ حضور ﷺ کی امت میں تشریف لائیں گے نبی ہونے کے باوجود حضور ﷺ کے زمانہ نبوت میں ان کی حیثیت امتی وخلیفہ کی ہوگی۔ اب وہ نہ نبوت سے معزول ہوئے نہ ان کے تشریف لانے سے ختم نبوت پر حرف آیا۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ سیدنا مسیح ابن مریم کی آمد پر تباغض وتحاسد ختم ہو جائے گا تو پوری امت ایک ہو جائے گی۔ فرقہ بندی کا نشان مٹ جائے گا۔

اس سے مرزا قادیانی کا کذب بھی لازم آیا۔ اس لئے کہ اگر مرزا سچا مسیح ہوتا تو اس کی آمد سے امت مسلمہ کو ایک ہو جانا چاہئے تھا۔ مرزا کے خروج کی نحوست سے امت مزید انتشار کا شکار ہوئی۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ مرزا قادیانی مسیح ہدایت نہیں، بلکہ دجال اکبر کا چیلہ تھا۔

قادیانیوں سے سوالات

حال ہی میں قادیانی جماعت نے اپنے چینل پر مسلمانوں سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس وقت تک ان کے سات سوالات سامنے آئے ہیں۔ ان کے سوالات کے جوابات اسی شمارہ میں ہم نے دیئے ہیں۔ وہ وہاں ملاحظہ فرمالئے جائیں۔

لیکن اس کے ساتھ ضروری ہے کہ اگر وہ اہل اسلام پر اعتراضات کرتے ہیں تو ہم بھی ان سے سوالات کریں، ان کا بھی فرض ہوگا کہ ہمارے سوالات کا جواب دیں۔

یہ بات اب ان پر منحصر ہے کہ وہ کیا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ انہوں نے اس وقت تک سات سوالات کئے ہیں۔ آج کی مجلس میں ہم بھی ان پر سات سوالات کرتے ہیں امید ہے کہ اس کا وہ جواب دینے کی زحمت اختیار کریں گے۔

اہل اسلام کی طرف سے قادیانیوں پر سوال نمبر ۱

مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ تیری عمر ۷۴ سے ۸۶ سال کے درمیان ہوگی۔ یہ ان کی مختلف عبارات کا خلاصہ ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ پیدائش کی طرح حق تعالیٰ نے ہر ایک کی واپسی کا وقت متعین فرمادیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: **اذا جآء اجلهم فلا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون** (یونس: ۴۹) وقت متعین میں کوئی تقدیم وتاخیر نہیں۔ اول سے یہی چلا آیا ہے۔ مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی والہام کے ذریعہ ۷۴ سے ۸۶ سال تک میری عمر ہوگی، کا وعدہ فرمایا۔ یہ عبارت بتاتی ہے کہ الہام مرزا صاحب نے اپنی طرف سے گھڑا، یا اسے معلّم الملکوت نے تعلیم کیا، اسے منسوب اس نے باری تعالیٰ کی طرف کیا۔ اگر یہ الہام الٰہی ہوتا تو بارہ سال کا وقفہ اس میں نہ ہوتا۔ حق تعالیٰ اس کی نسبت قطعی بات فرماتے اس پر قادیانی کیا فرماتے ہیں؟

اہل اسلام کی طرف سے قادیانیوں پر سوال نمبر ۲

مرزا غلام احمد قادیانی خود اور اس کے حواری اس کی زندگی میں برابر لکھتے رہے کہ مرزا صاحب کی پیدائش ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء کی ہے۔ مرزا کی وفات سبھی قادیانی مانتے ہیں کہ ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ اس حساب سے اس کی کل عمر ۶۸، ۶۹ سال بنتی ہے۔ پیشگوئی عمر کی اقل مدت ۷۴ سال تھی یہ عمر اقل مدت کو بھی نہ پہنچی۔

اب پوری قادیانیت نے مرزا قادیانی کے دامن سے کذب کا دھبہ مٹانے کے لئے اس کذب پر اجماع کرلیا کہ مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۵ء میں ہوئی۔ خود مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں کہ میری پیدائش ۳۹، ۱۸۳۸ء میں ہوئی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے مرید کہتے ہیں کہ نہیں صاحب وہ ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ہمارا سوال ہے کہ اس بات میں مرزا قادیانی سچا ہے یا اس کے امتی؟ کون سچا، کون جھوٹا؟

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر ۳

پوری قادیانی جماعت مل کر مرزا قادیانی یا اس کی جماعت کے ذمہ دار شخص کا ایک حوالہ پیش کرسکتے ہیں کہ جو مرزا قادیانی کی زندگی کا ہو، جس میں صراحت کے ساتھ تحریر کیا گیا ہو کہ ۱۸۳۵ء میں مرزا قادیانی کی پیدائش ہوئی۔

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر۴

تمام تر قادیانی جماعت مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم کو ''ام المؤمنین'' کہتے، لکھتے اور مانتے ہیں۔لیکن حکیم نورالدین نے پوری زندگی اسے ''بیگم صاحبہ'' ہی لکھا اور کہا ہے۔کیا کوئی قادیانی، حکیم نورالدین کا ایک صریح صحیح اپنا تحریری حوالہ دکھا سکتا ہے جس میں اس نے مرزا قادیانی کی بیوی اور قادیانیوں کی امّ کو ام لمؤمنین کہا ہو۔

(اس حوالہ نہ ملنے پر مزید سوالات جو پیدا ہوتے ہیں ان کی سنگینی ملحوظ رہے)

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر۵

مرزا قادیانی نے کہا کہ میرا محمدی بیگم سے آسمانوں پر نکاح ہوگیا ہے۔دنیا جانتی ہے کہ زمین پر وہ نکاح نہ ہوا، وہ مرزا کے گھر میں نہ آئی۔اس پر قادیانی کہتے ہیں کہ نکاح نہ ہونے، مرزا کی بیوی نہ بننے کے باوجود پیشگوئی پوری ہوگئی۔قادیانیوں کے نزدیک محمدی بیگم مرزا کے نکاح میں نہ آئی، پیشگوئی پھر بھی پوری ہوگئی۔نکاح میں آجاتی پیش گوئی پھر بھی پوری ہوجاتی۔تو اس پیشگوئی کے پورا نہ ہونے کی کون سے صورت ہوئی؟ یاد رہے قادیانی جنرل عبدالعلی، قادیانی جنرل ملک اختر کے بھائی ملک جعفر خان کا یہ سوال ہے۔جو پہلے خود بھی قادیانی تھا۔

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر۶

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا اپنی حقیقی اور پوری قادیانی جماعت کی (سوائے حکیم نورالدین کے) روحانی والدہ کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی پر دست اور قے کا حملہ ہوا۔متعدد بار وہ اس کا شکار رہا۔آخر میں مرزا قادیانی کا لیٹرین جانا مشکل ہوگیا۔تو اس کی چارپائی کے ساتھ عارضی جائے تقاضہ تیار کی گئی۔مرزا قادیانی آخری بار تقاضہ کر کے اٹھنے لگے تو گر گئے اور سر چارپائی کی لکڑی سے جا لگا۔سر چارپائی کی لکڑی پر، تو دھڑ نیچے کس پر تھا؟ بس اس کے سردست اتنے حصہ کا جواب چاہئے۔

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر۷

مرزا قادیانی کے سسر، مرزا محمود قادیانی کے نانا اور قادیانی جماعت کے محسن جنہوں نے مرزا محمود کو خلیفہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے وہ اپنے نبی کا فرمان تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب نے مجھے کہا کہ ''مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے''۔اس بات کے بعد مرزا صاحب نے کوئی بات نہیں کہی اور چل دیئے۔کیا مرزا صاحب کے اس آخری فرمان پر آپ حضرات اعتقاد رکھتے ہیں یا نہ؟

نوٹ: ان سات سوالات کے جوابات براہ کرم، دو، دو چار کی طرح ارشاد فرمایئے اگر، مگر، اگر چہ، مگر چہ، چونکہ، چنانچہ، لہٰذا سے پاک صاف جواب مل جائیں تو پھر آگے چلیں گے۔ہمارے جو آگے سوال ہوں گے، مثلاً مرزا قادیانی ابتداء میں کہتا تھا کہ حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر اور لعنتی ہے۔آخر میں مرزا صاحب نے کہا کہ مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا۔جو مرزا کے اول و آخر کی ان دونوں باتوں کو نہ مانے کیا وہ اول و آخر مرزا کا منکر ہے یا نہ۔یا حجر اسود کو سنٹر میں چوما جاتا ہے کوئی مدعی نبوت کہے کہ میں حجر اسود ہوں تو کیا.................. پھر جوابات میں فلاں نے یہ لکھا، یہ لکھا۔معتبر نہ ہوگا بحث آپ کے مدعی کی ہے نہ کسی اور کی؟ سمجھے صاحب یہاں سے اگلی ٹرن میں بحث ہوگی۔۔۔یا ایک مدعی نبوت نے خشوع و خضوع میں عورت کی اندام نہانی، کمال لذت وغیرہ کے متعلق جو فرمایا اس

مدعی نبوت کے ماننے والوں سے درخواست کریں گے کہ اپنے نبی کی یہ عبارت..........................مرزا صاحب خود مریم بنے پھر خود سے خود پیدا ہو کر مسیح بنے۔ یہ سوال بھی خود سے خود پیدا ہو رہے ہیں۔ یا مرزا صاحب نے پاک تثلیث ایک سے تین، تین سے ایک کا فلسفہ بیان کیا۔ یہاں دس سے سات۔ سات سے دس۔ چلو بس۔

ضروری وضاحت

۷؍ جون ۲۰۲۰ء بروز اتوار بعد از نماز عصر یہاں تک سوالات کی ترتیب، کمپوزنگ اور ریکارڈنگ سے فارغ ہو چکے تھے۔ ۸ جون ۲۰۲۰ء بروز سوموار صبح ۹ بجے قادیانیوں کے دو سوال مزید سامنے آ گئے جن کے اسی وقت جوابات لکھ کر دے دیئے۔ اب یہاں ضرورت تھی کہ قادیانیوں نے سات سوال کئے، ہم نے جواباً ان پر بھی سات سوال کئے۔ آخر میں ان کے جوابات آپ نے مزید جن سوالات کی طرف اشارہ کیا تھا، جوابات نہیں آئے البتہ دو سوال مزید آ گئے۔ تو دیانت کا تقاضہ یہ ہے کہ سوال نمبر ے کے بعد جن سوالات کا اشارہ کیا تھا وہ سوالات تو پہلے کے سات سوالات کے جوابت آنے کے بعد کئے جائیں لیکن قادیانی حضرات کے دو سوالات مزید آ گئے ہیں تو ہم بھی دو سوالات کا اضافہ کرتے ہیں۔

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر ۸

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب شہادت القرآن ص ۳، خزائن ج ۶، ص ۳۹۶ پر لکھا ہے ''اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے'' مرزا نے اپنے زمانہ کے اکثر قادیانی جماعت کے لوگوں کیمتعلق جو مرزا قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے مرزا کے (معاذ اللہ) صحابی بن چکے تھے۔ مرزا ان کو درندوں سے بدتر قرار دے رہا ہے۔ اس حوالہ میں ۱......مرزا کے زمانہ تحریر کے، ۲......اکثر قادیانی جماعت کے مرگ، ۳......مرزا کے صحابی وقادیانی معترض پورا حوالہ پڑھ اس میں تینوں ثابت ہیں۔

اب سوال صرف یہ ہے کہ درندوں میں کتے، بلے، بھیڑیئے اور سور سب شامل ہیں۔ تو اس کی تحریر کے وقت قادیانی کے اکثر لوگوں کی یہ حالت تھی۔ کیا مرزا صاحب کا یہ فرمان آپ مانتے ہیں؟

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر ۹

مرزا قادیانی (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر ۲ ص ۱۵۹، خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۳) پر لکھتا ہے: ''اس کے (یعنی مسیح موعود کے) مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحۂ عالم سے مفقود ہو جائے گی۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام، پس ان پر قیامت قائم ہو گی۔''

مرزا قادیانی نے ابن عربی کی اس پیشگوئی کو قرآن مجید کی عبارت النص تسلیم کر کے نہ صرت تائید کی بلکہ اس کے مصداق بننے کے بھی مدعی ہوئے۔

فرمایئے! مرزا قادیانی کے وجود میں ''مسیح موعود'' کی یہ خاص علامت پائی گئی ہے؟ کیا ان کے مرنے کے بعد جتنے انسان پیدا ہوئے وہ سب وحشی ہیں؟ اور انسانیت صفحہ ہستی سے مٹ گئی ہے؟ کیا کوئی بھی حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھنے والا دنیا میں موجود نہیں؟

اگر مرزا قادیانی میں یہ علامت نہیں پائی گئی تو وہ مسیح موعود کیسے ہوئے؟ اور اگر پائی گئی ہے تو دور کے لوگوں کا تو قصہ جانے دیجئے۔

خود قادیانی جماعت کے بارے میں تمہارا کیا فتویٰ ہے؟ کیا یہ بھی وحشیوں کی جماعت ہے؟ کیا ان میں حقیقی انسانیت قطعاً نہیں پائی جاتی؟ اور ان کو حلال وحرام کی کچھ تمیز نہیں؟

نیز وحشیوں میں شا لک تمام وحشی وہ سب کے سب مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد جو پیدا ہوئے، ہم مسلمان تو مرزا کے اس فلسفہ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ البتہ وہ قادیانی جو مرزا کے مرنے کے بعد پیدا ہوئے وہ زندہ مردہ یا جو بعد میں پیدا ہوں گے وہ سب قادیانی مرزا کے نزدیک وحشی ہیں اس پر قادیانی کیا فرماتے ہیں؟

فقیر اللہ وسایا ...... خادم ختم نبوت

۸ جون ۲۰۲۰ء